کیسے راضی ہو گئے؟ انہوں نے کہا:

هُوَ اَفْضَلُنَا وَ اَعْقَلُنَا — وہ نیکی و طہارت میں ہم سب سے افضل اور عقل میں سب سے زیادہ ہیں۔ رہی سیاہ فامی تو وہ ہمارے ہاں کوئی عیب نہیں

یہ وہ مثالیں ہیں جو نہ صرف اس دور کے لحاظ سے عجیب و غریب تھیں بلکہ جیسا کہ اوپر کہا گیا، ان کی آج کے مہذب و متمدن ممالک بھی پیش نہیں کر سکتے۔ تہذیب جدید کے علمبردار امریکہ کی مثال لیں، یہ وہ ملک ہے جس کی کم از کم بیس ریاستوں میں سفید فام اور سیاہ فام بچوں کو الگ الگ مدرسوں میں پڑھنا پڑتا ہے، جس کی چودہ ریاستوں میں سفر کے دوران بھی سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو قانوناً الگ الگ ڈبوں میں سفر کرنا ہوتا ہے، جہاں بڑے بڑے شہروں میں سیاہ فاموں کی الگ کالونیاں ہیں۔ جہاں سفید فاموں اور سیاہ فاموں کا نکاح قانوناً منع ہے، جہاں سیاہ فاموں اور ان کے امن پسند لیڈروں تک کو آئے دن ظلم و ستم اور قتل و غارت کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور جہاں کی سینٹ کے ایک ذمہ دار ممبر نے حال ہی میں کہا ہے کہ:

"سیاہ فاموں کو ہم سفید فاموں سے مساوات کا خیال ہمیشہ کے لیے دل سے نکال دینا چاہیے"

خبرِ غم!

اسی ماہ مدیر "ترجمان الحدیث" کی دادی صاحبہ اور خالو حاجی محمد بشیر صاحب جو سرگودہا کے ممتاز تاجر اور جماعت اہل حدیث کے مخیر بزرگ تھے انتقال فرما گئے۔ قارئین سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔

ادارہ اپنے مدیر اعلیٰ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحومین کے لیے رفع درجات کی دعا کرتا ہے۔

(ادارہ)